الحمد للہ والمنۃ

کہ کتاب انارت انتساب

(۱۶۱)

مجموعہ موسوم بہ

تسہیل الفرائض

اردو

محتوی مسائل فرائض متعلقہ مذہب اہل سنت وجماعت

ARABIC PERSIAN RESEARCH INSTITUTE TONK
Ref. Library
56/91

مفید امتحان وکالت

تصنیف شریف مجمع الفضائل والکمالات جناب مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ الوہاب
مدرس عربی مدرسہ چشمہ رحمت واقع غازیپور

بکمال محنت و تحمل المشقت تمام ترتیب و تالیف کیا واسطے افادہ خاص و عام

مطبع نظامی کانپور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي يورث الارض من يشاء من عباده وهو خير الوارثين
والصلوة والسلام على سيدنا محمد الذي نطق بفصيح كلامه تعلموا
الفرائض وعلموها الناس وهو رحمة للعلمين + وعلى اله واصحابه
الذين صدق فيهم ان الارض يرثها عبادي الصلحون من الخلفاء الراشدين

بعد اسکے خاکسار راجی الی رحمۃ اللہ محمد عبد اللہ عفی عنہ گزارش کرتا ہے کہ بعض احباب نے
فرمایا کہ مسائل فرائض کے دریافت کرنیکے اکثر ضرورت پڑتی ہے اور اب تک کوئی ایسی کتاب
اس فن کی اردو زبان میں جو وجیز اور عام فہم ہو اور شائقین کو یاد کرنا اسکا آسان ہو
دیکھی نہیں گئی لہذا خاکسار نے یہ رسالہ مختصر مسمی بہ تسہیل الفرائض کہ ہم نام بھی ہے لکھ لیا
اور واسطے رفع انتشار کے صرف مسائل مفتی بہ کو مندرج کتاب اور بنظر اظہار اختلافات مشہورہ
ایضاح بعض مسائل اختلافیہ کو مع توضیح بعض مضامین اور شرح اکثر مثالوں کی حاشیہ پر لکھا

فضائل علم فرائض

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموها الناس فانها نصف العلم ہٰکذا رواہ ابن ماجہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض کو اور سکھاؤ تم آدمیوں کو اسواسطے کہ علم فرائض نصف دین ہے اسی طرح روایت کیا ہے اس حدیث کو فقہائے اعلام نے فرائض اوس علم کو کہتے ہیں جس سے کیفیت تقسیم ترکہ طرف وارثوں کے معلوم ہو اور سنن دارقطنی اور دارمی میں مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلموا العلم وعلموه الناس وتعلموا الفرائض وعلموها الناس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم علم کو اور سکھاؤ تم اوسکو لوگوں کو اور سیکھو تم فرائض اور سکھاؤ تم اوسکو لوگوں کو تاکید فرمانا تعلیم علم فرائض کا بعد مطلق علم کے واسطے زیادہ اہتمام شان کے اور اظہار شرافت وعظمت علم فرائض کے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من نقص عن نصیبہ الورثۃ بغیر علمہ فقد نقص اللہ تعالی من نصیبہ فی الجنۃ یعنی جو شخص کم کردے حصہ وارثوں سے بسبب نادانی کے پس بتحقیق کم کریگا اللہ تعالیٰ اوسکے حصے جنت میں اس تاکید و وعید سے ظاہر ہے کہ سیکھنا علم فرائض کا فرض کفایہ ہے اور یہ علم اشرف وافضل علوم دینی سے ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم فقط

ما شاء الله ولا قوة الا بالله

الحمد لله والمنة که درین زمان حسب فرمائش جناب مولوی عبد الصمد صاحب وکیل [illegible] نسخه دوم

تسهیل الفرائض

باهتمام حاجی [illegible] محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان [illegible] محمد مصطفی خان

۱۲۹۲ هـ در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

فہرست کتاب تسہیل الفرائض

مضمون	صفحہ
بیان تعداد حقوق متعلقہ ترکہ میت مع ترتیب	۴
بیان ترتیب ورثہ	۵
فصل ۱ موانع ارث کے بیان مین	۷
باب ۱ تعداد فروض اور تعداد وحالات ذوی الفروض کے بیان مین	۹
باب ۲ عصبات کے بیان مین	۱۲
باب ۳ حجب کے بیان مین	۱۸
باب ۴ مخارج الفروض کے بیان مین	۱۹
باب ۵ عول کے بیان مین	۲۱
فصل ۲ تماثل وتداخل وتوافق وتباین کے بیان مین	۲۲
باب ۶ تصحیح کے بیان مین	۲۴
فصل ۳ تصحیح سہام کے بیان مین	۲۹

مضمون	صفحہ
باب ۷ رد کے بیان مین	۳۰
باب ۸ مناسخہ کے بیان مین	۳۳
فصل ۴ بیان مین طریقہ تقسیم ترکات کے ورثہ وغیرہا پر	۳۷
فصل ۵ تخارج کے بیان مین	۳۹
باب ۹ ذوی الارحام کے بیان مین	۴۰
پہلی صنف کا بیان	۴۱
دوسری صنف کا بیان	۴۷
تیسری صنف کا بیان	۵۰
چوتھی صنف کا بیان	۵۱
فصل ۶ خنثیٰ کے بیان مین	۵۳
فصل ۷ حمل کے بیان مین	۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد سید الانبیاء والمرسلین وآلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین امابعد خاکسار قلیل البضاعہ راجی رحمۃ اللہ محمد حبیب اللہ جعل اللہ اخراہ خیرا من اولاہ خدمات ارباب علم وفضل مین عرض کرتا ہے کہ مجہکو یہ لیاقت نہین کہ کسی علم وفن مین کوئی کتاب تصنیف وتالیف کرے مگر چونکہ بعض احباب کا اصرار بلیغ ہوا کہ اگر کوئی کتاب حاوی مسائل میراث علم فرائض مین بعبارت عام فہم اردو مین لکھی جاوے تو سب لوگ اوس سے مستفید ہون آخر کار حسب ایمای احباب باوفا مسائل متعلقہ فرائض کتب فقہ سے جو اس فن مین مخصوص ہین مثل سراجی اور اوسکے شروح خصوص فرائض شریفی کہ حاوی مسائل فرائض ہے اور بعض بعض مقامات مین ہدایہ اور شرح وقایہ اور در مختار و علم الفرائض سے استنباط کر کے ان اوراق مین جمع کیا ہے اور نام اس رسالے کا **تسہیل الفرائض** رکھا اللہ سبحانہ اپنے فضل سے اوسکو قبول فرماوے اور خاص و عام کو اس سے فائدہ پہنچاوے اب ناظرین باتمکین سے یہ امید ہے کہ جب اس سے فائدہ اوٹھاوین تو عاجز کو بدعای خیر یاد فرماوین + اور جس جگہہ کوئی خلل وخطا پاوین تو بنظر عفو وکرم اوسکی اصلاح کر دیوین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقط

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرائض اہل سنت بر طبق مذہب حنفی

اہل سنت کے نزدیک مال میت سے پانچ حق بترتیب ذیل متعلق ہوتے ہین (۱) ادائی دیون متعلقہ بشی معین (۲) تجہیز و تکفین بلا کمی و بیشی ——

[illegible]

(۳) اداۓ دیون غیر متعلقہ بشئ معین (۴) اجراۓ وصیت

خواہ جنس عمر کی تھا دو سرا دین ۱۲

(تہائی سے اوس مال کی جو ادای حقوق بالا سے بچ رہے) (۵) تقسیم میان ورثہ حسب ترتیب ذیل (اوس مال کو جو ادای حقوق بالا سے بچ رہا) (۱) ذوی الفروض (یعنی وہ لوگ جنکے سہام معین ہین) (۲) عصبہ نسبیہ

یعنی مشتمہ ۱۲

(۳) عصبہ سببیہ (یعنی آزاد کنندہ جسے مولیٰ العتاقہ کہتے ہین) (۴) عصبہ عصبہ کا عصبہ بنفسہ

(۵) رَدُّ ذَوِی الْفُرُوضِ نِسْبَتِیَّۃً (بقدر اونکے حصہ رسدی کے)

(۶) ذَوِی الْاَرْحَام (یعنی وہ اقربا جو سوای ذوی الفروض وعصبات کے ہین) (۷) مَوْلَی الْمُوَالَات (یعنی وہ شخص جس سے کسی مجہول النسب نے یہ عہد کیا ہو کہ تو میرا مولی ہی جب مین مرون تو تو میری میراث لیجیو اور جو مجھسے کوئی ایسا جرم صادر ہو جس سے دیت لازم آوے تو تو دیجیو اور شخص مذکور اس بات کو قبول کریوے)

(۸) مُقَرٌّ لَہٗ بِالنَّسَبِ عَلَی الْغَیْرِ (یعنی وہ شخص جسکے لیے میت نے ایسے نسب کا اقرار معتبر کیا ہو کہ وہ نسب غیر کیطرف رجوع کرتا ہو اور اوس غیر نے اس اقرار کو تسلیم کیا ہو اور یہ مقر مرتے دم تک

(اس کے اقرار سے نسب ظاہر ہوا) (۹) موصیٰ لہ بزائد علی الثلث (یعنی وہ شخص جسکے لیے بیت لے تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی ہو)

(۱۰) بیت المال (یعنی خزانہ بادشاہ اسلام جس میں مال خراج وغیرہ جمع ہوتا ہی اور اہل استحقاق کو دیا جاتا ہی)

فصل موانع ارث کے بیان میں

موانع ارث پانچ ہیں (۱) رق (یعنی یہ کہ وارث کسی کا شرعی غلام یا لونڈی ہو) (۲) قتل جس سے قصاص

[illegible]

[illegible]

یا کفارہ لازم آوے (۳) اختلاف ملتین یعنی یہ کہ
وارث و مورث مین سے ایک مسلمان ہو دوسرا
کافر (۴) اختلاف دارین غیر اہل اسلام مین
(جیسے حربی و ذمی - یا مستامن و ذمی - یا دو مستامن
دو مختلف ملکون کے) (۵) اشتباہ وارث و مورث
(یعنی نہ معلوم ہونا اس بات کا کہ کون وارث
ہی اور کون مورث خواہ بسبب نہ معلوم ہونے
ترتیب موت کے خواہ بجہت اور کسی سبب سے)

باب تعداد فروض اور تعداد رجال ذوی الفروض کے بیان میں

(۱) کل فروض (یعنی سہام) چھ ہیں ۔ نصف ۔ ربع ۔ ثمن ۔ ثلثین ۔ ثلث ۔ سدس (۲) کل ذوی الفروض بارہ شخص ہیں ۔ ازانجملہ چار مرد ہیں ۔ اب (یعنی باپ) جد صحیح (یعنی باپ کا باپ ۔ باپ کے باپ کا باپ یعنی دادا پردادا جہانتک اوپر ہو) اخ لام (یعنی اخیافی بھائی) ۔ زوج (یعنی شوہر) ۔ اور آٹھ عورتیں ۔ زوجہ ۔ بنت (یعنی بیٹی) بنت الابن (یعنی پوتی پرپوتی جہانتک نیچے ہو) ۔ اخت لاب و ام (یعنی عینی بہن) ۔ اخت لاب (یعنی علاتی بہن) اخت لام (یعنی اخیافی بہن) ۔ ام (یعنی ماں) جدۂ صحیحہ (یعنی دادی ۔ نانی جو بیچ میں بواسطے جد فاسد یعنی نانا کے علاقہ رکھتی ہوں)

١٠

آب کے تین حال ہین فرض مطلق (یعنی
فقط سدس) جب میت کا ابن (یعنی بیٹا) یا ابن الابن
(یعنی پوتا پر پوتا جہانتک نیچے ہو) موجود ہو۔ فرض و
تعصیب دونون جب بنت یا بنت الابن موجود ہو۔
تعصیب محض جب ان مذکور لوگون مین سے کوئی موجود نہو
حال جد صحیح جد صحیح در صورت نہونے
آب کے حکم آب کا رکھتا ہے۔ اور آب کے ہوتے محروم ہو

اولاد الام (یعنی اخیافی بھائی بہن) کے تین حال ہین

سدس جب ایک ہون - ثلث جب دو یا زیادہ ہون - اسی ثلث کو

آپس مین برابر بانٹ لین - محروم جب ولد (یعنی بیٹا بیٹی) یا ولد

الابن (یعنی پوتا پوتی جہانتک نیچے ہون) یا اب یا جد صحیح موجود ہون

زوج کے دو حال ہین نصف جب ولد یا ولد الابن موجود نہون - ربع

جب ان مین سے کوئی موجود ہو زوجہ کے دو حال ہین ربع جب ولد

ولد الابن موجود نہون - ثمن جب انمین سے کوئی موجود ہو بنت کے تین حال ہین

نصف جب ایک ہون - ثلثین جب دو یا زیادہ ہون - للذکر مثل حظ الانثیین

(یعنی جتنا ہر ایک عورت کو اوس کا دونا ہر ایک مرد کو) جب ابن موجود ہو

بنت الابن کے چھہ حال ہین نصف جب ایک ہون ۔ ثلثین جب دو یا زیادہ ہون ۔ سدس جب ایک بنت موجود ہو ۔ محروم جب دو بنت موجود ہون ۔ الا کہ مثل حظ الانثیین جب ابن الابن موجود ہو ۔ محروم جب ابن موجود ہو

اخت لاب و ام کے پانچ حال ہین نصف جب ایک
ہون ۔ ثلثین جب دو یا زیادہ موجود ہون ۔ للذکر مثل حظ
الانثیین جب اخ لاب و ام (یعنی عینی بھائی) موجود ہو ۔ باقی
جب بنت یا بنت الابن موجود ہو ۔ محروم جب ابن یا ابن الابن
یا اب یا جد صحیح موجود ہون ۔ اخ لاب و ام بھی اس حالت مین
محروم ہی اخت لاب کے سات حال ہین نصف
جب ایک ہون ۔ ثلثین جب دو یا زیادہ ہون ۔ سدس جب
ایک اخت لاب و ام موجود ہو ۔ محروم جب دو اخت لاب و ام موجود
ہون ۔ للذکر مثل حظ الانثیین جب اخ لاب موجود ہو ۔ باقی

جب بنت یا بنت الابن موجود ہو ۔ محروم جب ابن یا ابن

الابن یا اب یا جد صحیح یا اخ لاب و ام یا اخت لاب وام

مع البنت موجود ہوں ۔ ف ۔ اخ لاب بھی اس حالت میں

یعنی بحیثیت عصبہ کے

محروم ہے اُم کے تین حال ہیں سُدس جب

ولد یا ولد الابن یا کسی طرح کے دو یا زیادہ بھائی بہن موجود

ہوں ۔ ثلث کُل جب مذکور لوگ موجود نہوں ۔ ثلث

باقی بعد دینے حصہ زوج یا زوجہ کے صرف ان دو صورتوں میں

یعنی جو کچھ زوج یا زوجہ کو دیکر رہے اوس کا ثلث ۱۲

مسئلہ ۶

اب	ام	زوج
۲	۱	۳

مسئلہ ۴

اب	ام	زوجہ
۲	۱	۱

جدۂ صحیحہ کے دو حال ہیں سدس اگرچہ کتنی ہی ہوں اور کیسی ہی ہوں بشرطیکہ ایک درجے کی ہوں۔

دور والیاں نزدیک والیوں کے ہوتے اور سب (ابویات ہوں یا امیات) اُم کے ہوتے اور صرف ابویات اب کے ہوتے اور جد صحیح سے اوپر والیاں جد صحیح کے ہوتے محروم

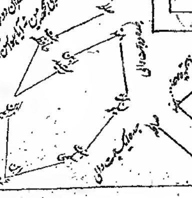

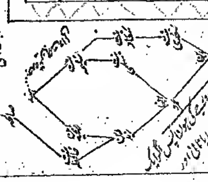

قولہ بشرطیکہ ایک درجے کی ہوں

باب ۲ عصبات کے بیان میں

(۱) عصبات نسبیہ کی تین قسم ہیں۔ عصبہ بنفسہ۔ عصبہ بغیرہ۔ عصبہ مع غیرہ (۲) عصبہ بنفسہ وہ عصبہ مذکر ہے جو میت سے بے واسطے مؤنث کے علاقہ رکھتا ہو (۳) عصبہ بنفسہ کی ترتیب ذیل چار صنف ہیں۔ فرع میت (یعنی ابن۔ ابن الابن)۔ اصل میت (یعنی اب۔ جد صحیح)۔ فرع اب میت (یعنی اخ لاب و ام یا لاب فقط۔ یا ابن الاخ لاب و ام یا لاب فقط)۔ فرع جد میت (یعنی عم لاب و ام یا لاب فقط۔ یا ابن العم لاب و ام یا لاب فقط) (۴) ہر ایک صنف اسی ترتیب سے میراث پاتے ہیں (۵) پھر ہر ایک صنف میں قرب درجہ سے ترجیح ہوتی ہے (یعنی نزدیک کے الاقرب دور والے پر مقدم کیا جاتا ہے) (۶) پھر اگر درجے میں سب برابر ہوں تو قوت قرابت سے ترجیح ہوتی ہے (یعنی کہ

ایک قرابت والے پر مقدم کیا جاتا ہے (۷) عصبہ بغیرہ (یعنی وہ عصبہ
مؤنث جو اپنے بھائیوں کی جہت سے عصبہ ہو جاویں) صرف چار
عورتیں ہیں جنکا فرض نصف و ثلثین ہے (۸) عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہے جو
دوسری عورت کے ساتھ عصبہ ہو جاوے جیسے اخت ساتھ بنت یا بنت الابن کے
(۹) آخر عصبات عصبہ سببیہ ہے (یعنی آزاد کنندہ بلاواسطہ ہو یا بواسطہ مرد ہو یا
یعنی وہ عصبہ جسکو عصوبت بسبب آزاد کرنے کے حاصل ہوئی ہو جیسے
عورت پھر اوس کا عصبہ بنفسہ حسب ترتیب مذکور (۱۰) جو شخص کہ اپنے ذو رحم محرم کا

مالک ہو جاوے تو مجبوراً مالک ہو جانیکے وہ ذو رحم محرم اسکی

جانب سے آزاد ہو جاتا ہی اور یہ شخص اوس ذو رحم محرم کا مولی العتاقہ ہو جاتا ہی

باب ۳ حجب کے بیان مین

(۱) حجب دو قسم پر ہی - حجب نقصان - حجب حرمان (۲)

حجب نقصان یہ ہی کہ ایک وارث کو بسبب ہونے دوسرے وارث کے کم

اور یہ پانچ شخصون کے لیے ہی - زوجین - ام - بنت الابن - اخت لاب

(۲) حجب حرمان یہ ہی کہ ایک شخص کو بسبب ہونے دوسرے شخص کے کچھ نہ ملے -

اور یہ مبنی ہی دو قاعدون پر (ق) جو شخص کہ میت کیطرف بواسطے کسی دوسرے کے

منسوب ہو تو وہ شخص اوس دوسرے کے ہونے محروم ہی مگر اولاد الام (ق) اقرب دور والا

نزدیک والیکے ہوتے محروم ہی (۴) ممنوع کسیکا حاجب نہیں ہوتا (۵) محجوب دوسریکا حاجب ہوتا ہے

جیسا کہ باب العصبات مین معلوم ہوا ۱۲

باب مخارج الفروض کے بیان مین

(۱) کل فروض (جنکا ذکر اوپر ہوچکا) دو قسم پر ہین + اول نصف + ربع + ثمن + دوم + ثلثین + ثلث + سدس (۲) ان فروض کے

باب اول کے شروع مین صفحہ ۹ مین ۱۲

مخرجون کے دریافت کرنیکے لیے پانچ قاعدے ہین + حق + جب مسائل مین ان فروض مین سے ایک ایک آوین تو مخرج اونکا ہمنام اونکا ہوگا جیسے ربع

مذکورہ ۱۲

کا اوسکا مخرج اربعہ (یعنی چار) ہی اور ثمن کہ اوسکا مخرج ثمانیہ (یعنی آٹھ) ہی اور ثلثین و ثلث کہ ہر ایک کا مخرج ثلاثہ (یعنی تین) ہی اور سدس کہ اوسکا مخرج ستہ (یعنی چھ) ہی

19

[illegible]

مگر نصف کہ اوس کا مخرج اثنین یعنی دو ہی + ق حساب فرض

مین دو دو یا تین تین آٹھ اور سب ایک ہی قسم کے ہون تو اونکا مخرج وہی

ہوگا جو اون مین سے ایک کا مخرج ہے۔ جیسے نصف و ربع کہ اونکا مخرج اربعہ ہے

اور نصف و ثمن کہ اون کا مخرج ثمانیہ ہے۔ اور ثلثین و ثلث کہ اونکا

مخرج ثلاثہ ہے اور ثلثین و سدس۔ اور ثلث و سدس۔ اور ثلثین و

ثلث و سدس کہ اونکا مخرج ستہ ہے + ق + جب پہلی قسم مین سے

نصف دوسری قسم کے ایک یا دو یا کل کے ساتھ ملے تو مخرج چھ ہوگا

+ ق + جب پہلی قسم مین سے ربع دوسری قسم کے ایک یا دو یا کل کے ساتھ ملے تو

مخرج بارہ ہوگا + ق + جب پہلی قسم مین سے ثمن دوسری قسم کے ایک یا دو یا کل کے ساتھ

ملے تو مخرج چوبیس ہوگا فرع + جب پہلی قسم مین سے نصف و
ربع ـ یا نصف و ثمن دوسری قسم مین سے کیسکے ساتھ ملین تو
پہلی صورت مین مخرج بارہ ہوگا اور دوسری صورت مین چو بیس
یعنی جس صورت مین نصف و ربع دوسری قسم کے ساتھ ملین

باب ۵ عول کے بیان مین

(۱) جب کبھی سہام مخرج سے بڑھ جاتے ہین تو مخرج کو بھی
بڑھا لیتے ہین اس بڑھا لینے کو عول بولتے ہین (۲) مخارج سب سات ہین
جیسا کہ مثالون سے واضح ہوگا
جنمین سے چار مین عول نہین ہوتا ـ اور وہ یہ ہین دو ـ تین ـ چار ـ آٹھہ
اور تین مین عول ہوتا ہی ـ اور وہ یہ ہین ـ چھہ ـ بارہ ـ
چوبیس ـ چھہ کا عول دس تک ہوتا ہی طاق بھی اور جفت بھی

بارہ کا عول سترہ تک تمنا ہی درعطاق جو تجنیس کا عول ستائیس تک ہوا گر

تفقط ایکبار جیسے اس ستائیس بر بیرمین

فصل تماثل و تداخل و توافق و تباین کے بیان مین

(۱) دو برابر عدد دونکو متماثلین کہتے ہین اور انکی نسبت کو تماثل جیسے ۴+۴ (۲) ایسے دو چھوٹے بڑے عدد دونکو جنمین بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم ہوجاوے متداخلین کہتے ہین اور انکی نسبت کو تداخل جیسے ۳+۶ (۳) ایسے دو چھوٹے بڑے عددونکو جنمین بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم نہو سکے لیکن دونون کسی تیسرے عدد پر پورے تقسیم ہوجاوین متوافقین کہتے ہین اور انکی نسبت کو توافق جیسے ۴+۶

کہ ۲ پر دونون پورے تقسیم ہوجاتے ہین (۲) ایسے دو چھوٹے بڑے

عددون کو جنہین نہ بڑا چھوٹے پر پورا تقسیم ہوسکے نہ دونون کسی تیسرے عدد پر

متباینین کہتے ہین اور انکی نسبت کو تباین جیسے ۴ + ۵ طریق

دریافت کرنے توافق و تباین کا دو مختلف عددون مین یہ

کہ چھوٹے عدد کو بڑے عدد سے جتنی بار طرح دے سکتے

ہون طرح دین - اگر کچھ نہ باقی رہے فبہا ورنہ باقی کو اوس چھوٹے

سے طرح دین - پھر اگر کچھ باقی رہے تو اس باقی کو بھی اوس باقی

سے طرح دین اسیطرح جانبین سے جہانتک ہوسکے طرح دیتے جائین

یہانتک کہ کچھ نہ باقی رہے - پس جسکو آخر مین طرح دیا ہو اگر ایک ہے تو تباین سمجھین

اور جو عدد ہو تو توافق جانین — پھر اگر عدد مذکور ۲ ہو تو توافق بالنصف

عدد سے مراد سوا ایک کے ہی جیسا کہ حاشیہ سابقہ مین گذرا ۱۲

ہی - اور ۳ ہو تو توافق بالثلث - اور ۴ ہو تو توافق بالربع - اسیطرح دس تک

اور بعد دس کے توافق بجزء ہوتے ہین (یعنی گیارہ ہو تو توافق بجزء من احد عشر

اور بارہ ہو تو توافق بجزء من اثنی عشر - اور تیرہ ہو تو توافق بجزء من ثلثة عشر علی ہذا القیاس

باب تصحیح کے بیان مین

(۱) جب کبھی وارثون کے سہام مین کسر پڑتی ہی تو اوس کسر کو صحیح بنا

یعنی سہام وارثون پر

ڈالنے مین اس صحیح بنا ڈالنے کو تصحیح بولتے ہین (۲) تصحیح کے جاننے کا قاعدہ

جن سہام وارثون پر برابر نہ تقسیم ہو جاتے ہین ۱۲

ہین + (۳) جب کسر صرف ایک فریق پر واقع ہو تو اوس فریق کے سہام اور

روٗس مین نسبت لحاظ کرین + (ق) + اگر تباین ہو تو کل روٗس کو اصل مسئلہ مین

روٗس سے مراد عدد روٗس ہین ۱۲

اور وہ صورت عول کے عول مین ضرب دین جیسے

مسئلہ ۶ عول ۷

مسئلہ ۱۲ عــ ۱۴ تصحیح ۳۵ — ۵ اخت لاب و ام ۲ + اور اگر توافق ہو تو وفق

رؤس کو اصل مسئلہ مین اور در صورت عول کے عول مین

ضرب دین جیسے مسئلہ ۶ تصحیح ۳۰ — اب، ام، ۱۰ بنت

مسئلہ ۶ عــ ۱۵ تصحیح ۲۴ — زوج، اب، ام، ۶ بنت

(۴) جب کسر دو فریق

یا زیادہ پر واقع ہو تو اولًا جن جن فریق پر کسر واقع

ہوئی ہو اون کے سہام و رؤس مین مثل سابق کے نسبت

لحاظ کرین ۔ اگر توافق ہو تو وفق رؤس کو اور تباین ہو تو کل رؤس کو

یہان بھی توافق سے عام مراد ہے جیسا کہ حاشیہ پر نقل مین گذرا ۱۲

محفوظ رکھین ۔ پھر اعداد محفوظہ مین باہم نسبت لحاظ کرین تو

اگر تماثل ہو تو اون مین سے کسی ایک کو اصل مسئلہ مین اور در صورت عول کے

یعنی سب اعداد محفوظہ متماثل ہوون ۱۲ منہ — اور در صورت عول کے رؤس ۱۲

٢٥

[illegible]

عمل ... مثبت

[illegible]

ف + اگر تداخل ہو تو اون مین بڑے عدد کو اصل مسئلہ مین اور
در صورت عول کے عول مین ضرب دین جیسے مسئلہ ۱۲ تصحیح ۱۴۴

عم	جدہ	زوجہ
۱۲	۳	۳

اور بعد صورت رد کے رد مین ۱۲

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۱۶۸

بنت	جدہ	زوجہ
۱۲	۴	۳

ف + اگر تباین ہو تو ایک کو دوسرے مین
یعنی سب اعداد مرفوعات متباین ہوں ۱۲
ضرب دین پھر اوسکے حاصل کو تیسرے مین - اسیطرح اوسکے
اگر تیسرا ہو ۱۲
حاصل کو چوتھے مین - پھر حاصل اخیر کو اصل مسئلہ مین اور در صورت عول
اگر چوتھا ہو ۱۲
کے عول مین ضرب دین جیسے مسئلہ ۲۴ تصحیح ... اور مین ۵ اور در صورت رد کے

عم	جدہ	بنت	زوجہ
۲۱۰	۸۴۰	۳۳۶۰	۶۳۰

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۱۲۰

ام	جدہ	بنت	زوجہ
۱۲۰	۱۲۰	۲۸۰	۳۰

فق + اگر اعداد محفوظہ مین سے کسی دو مین توافق ہو تو ایک کے
وفق کو دوسرے کے کل مین ضرب دین پھر اوسکے حاصل اور تیسرے مین
نسبت لحاظ کرین ۔ اگر توافق ہو تو بدستور ایک کے وفق کو دوسرے کے کل مین
اور تباین ہو تو ایک کے کل کو دوسرے کے کل مین ضرب دین اسطرح اس حاصل اور
چوتھے مین نسبت لحاظ کر کے بدستور عمل کرین پھر حاصل اخیر کو اصل
مسئلہ مین اور درصورت عول کے عول مین ضرب دین جیسے

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۴۳۲۰

ام ۹۲	جدہ ۱۵	بنت ۱۸	زوجہ ۳
۱ / ۱۸۰	۴ / ۷۲۰	۱۲ / ۲۸۸	۳ / ۵۴۰

مسئلہ ۲۴ تصحیح ۸۶۴۰

اب	جدہ ۱۵	بنت ۱۴	زوجہ ۳
۲ / ۷۲۰	۱۲ / ۷۲۰	۱۲ / ۲۸۸۰	۳ / ۵۴۰

فرع اگر کبھی اعداد محفوظہ مین کئی نسبتین جمع ہو جاوین تو اعداد متماثلہ مین سے کسی ایک کو اور اعداد متداخلہ مین سے بڑے کو لے لین اور باقی اعداد مین حسب قواعد سابقہ کے عمل کرین

فصل ۳

(ا) اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ ہر فریق کو تصحیح سے کتنا پہونچتا ہے تو جتنا ہر فریق کو اصل مسئلہ یا عول سے ملا ہے اوسکو اوس عدد مین ضرب دین جسکو اصل مسئلہ یا عول مین ضرب دیا تھا جو حاصل ہو وہی حصہ اوس

فریق کا ہی تصحیح سے (۲) اور اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ ہر ایک شخص کو تصحیح سے کتنا پہونچتا ہے تو جتنا ہر فریق کو تصحیح سے ملا ہے اونکے اشخاص پر تقسیم کر دین جو خارج قسمت ہو وہی حصہ ہر اس فریق کے ہر ایک شخص کا ہے

باب رد کے بیان مین

(۱) رد عول کا ضد ہے (۲) جو کچھ ذوی الفروض سے بچے اور عصبات کسی قسم کے نہون تو سواے زوجین کے اونھین ذوی الفروض پر بقدر اونکے حصہ رسدی کے رد ہوگا (۳) رد کے چار قاعدے ہین + ق جب مسئلے مین صرف من یرد علیہ ایک جنس ہون تو مسئلہ اونکے رؤس سے ہوگا جیسے

مسئلہ	مسئلہ	مسئلہ
۲ بنت	۳ بنت	۵ جدہ

+ ق جب مسئلے مین صرف من یرد علیہ دو جنس یا تین جنس ہون تو مسئلہ اونکے سہام سے ہوگا

(یعنی ۲ سے ہوگا جب مسئلے مین دو سدس ہون ۔ اور ۳ سے
جب ثلث و سدس ہون ۔ اور ۴ سے جب نصف و سدس ہون
اور ۵ سے جب ثلثین و سدس یا نصف و دو سدس یا نصف و ثلث ہون)
ق + جب من یرد علیہ ایک جنس ہون اور اونکے ساتھ من لا
یرد علیہ بھی ہو تو من لا یرد علیہ کا فرض اوسکے اقل مخارج سے دیکر
دیکھین ۔ باقی اگر روس من یرد علیہ پر پورا تقسیم ہو جاوے فبہا جیسے
یعنی جو کچھ بعد دینے فرض من لا یرد علیہ کے بچ رہے
مسئلہ ۴

زوج	بنت ۳
۱	۳

ورنہ حسب قواعد تصحیح کے
عمل کرین جیسے مسئلہ ۴ تصحیح ۲۰

زوج	بنت ۵
۱/۵	۳/۱۵

مسئلہ ۸ تصحیح ۱۲۰

زوجہ ۳	بنت ۵
۱/۱۵	۷/۱۰۵

مسئلہ ۴ تصحیح ۸

زوج	بنت ۶
۱/۲	۳/۶

۱۳۱

وپنجم - جب من یرد علیہ دو جنس ہون اور اونکے ساتھ من لا یرد علیہ بھی ہو تو من لا یرد علیہ کا فرض اوسکے اقل مخارج سے دیکر باقی اگر سہام من یرد علیہ پر پورا تقسیم ہوجاوے فبہا ورنہ ایسی صورت مین ہوتا ہی کہ زوجہ کو ربع ملے اور باقی درمیان اہل رد کے (ہم جنس ہون) جیسے مسئلہ

زوجہ	جدات	اخت اخیافی
۱	۱	۲

ورنہ کل سہام من یرد علیہ کو اقل مخارج مذکور مین ضرب دین - پھر فرض من لا یرد علیہ کو کل سہام من یرد علیہ مین اور سہام ہر فریق من یرد علیہ کو باقی مذکور مین ضرب دین - جو حاصل ہو وہی حصہ دونون کا ہوگا جیسے

مسئلہ ۸ تصحیح ۳۲۰

۴ زوجہ	۵ بنت	۶ جدہ
١/٨	[illegible]	١/٦
۳۰	۲۸۰	۴۲

(۴) پھر اگر کسی فریق پر کسر واقع ہو تو حسب قواعد تصحیح کے صحیح کرلین

باب مناسخے کے بیان مین

(۱) بسبب مرجانے کسی وارث کے قبل تقسیم ترکے کے اوسکے وارثون کی طرف اوسکے حصے کے منتقل ہوجانے کو مناسخہ کہتے ہین (۲) اگر ورثۂ میت ثانی سوای میت ثانی کے وہی ہون جو ورثۂ میت اول تھے اور طریقۂ تقسیم درمیان ورثۂ میت ثانی کے اوسکے مرجانے نہ بدلے تو ایسی صورت مین ایک ہی تقسیم کافی ہوگی

(۳) اگر مطلوبہ ماتقسیم بدل جاوے یا ورثہ میت ثانی وہی نہون جو ورثہ میت اول سمجھے تو اولاً مسئلہ میت اول کی تصحیح کرین اور اوسکے ہر وارث کے سہام دیدین۔ پھر مسئلہ میت ثانی کی تصحیح کرکے اوسکے ہر وارث کے سہام دیدین پھر حصہ میت ثانی کو (جسے مافی الید کہتے ہین) تصحیح ثانی کی دوسری جانب مین لکھکر تصحیح ثانی اور مافی الید دونو مین نسبت لحاظ کرین

(۴) اگر مافی الید تصحیح ثانی پر پورا تقسیم ہوجاوے فبہا

(۵) ورنہ اگر دونو مین تباین ہو تو کل تصحیح ثانی کو کل تصحیح اول مین

یعنی اگر مافی الید تصحیح ثانی پر پورا تقسیم ہو ... اگر دونوں مین تباین ہو ۱۲

[illegible]

ضرب دین جیسے مثلہ زید مسئلہ معصمہ ۶

شاکر عم	زوجہ عابدہ	مبلغ کرے ابن تصحیح اول کا اور حاصل ضرب کو اوپر لکھدین ۱۲
۳	۱/۴	

شاکر مسئلہ نیا بین مافی الید ۸

مسئلہ الاحیاء المبلغ

ابن رحیم	ابن کریم	عابدہ	رحیم	کریم
۱/۲	۱/۲	۲	۳	۳

(۹) اور اگر توافق ہو تو وفق تصحیح ثانی کو کل تصحیح اول مین ضرب دین جیسے

مثلہ زید مسئلہ معصمہ ۸ | صابر مسئلہ ۵ توافق بالثلث مافی الید ۳

زوجہ زاہدہ	صابر عم	ابن رحیم	ابن کریم	بنت رحیمہ	بنت کریمہ
۱/۴	۳	۲	۲	۱	۱

الاحیاء المبلغ

زاہدہ	رحیم	کریم	رحیمہ	کریمہ
۲	۲	۲	۱	۱

(۷) پھر سہام ہر وارث میت اول کو کل تصحیح ثانی مین اور در صورت توافق کے وفق تصحیح ثانی مین

[illegible]

ضرب دین - اور سہام ہر وارث میت ثانی کو کل مافی الیدین

اور بصورت توافق کے وفق مافی الیدین ضرب دین (۸) اگر دو

زیادہ ہون (جیسے ایک عورت نے زوج اور بنت اور ام کو چھوڑا

قبل تقسیم ترکہ کے زوج مرگیا اور ایک زوجہ اور اب اور ام کو چھوڑا - پھر اسطرح

بنت مرگئی اور ایک جدہ اور دو ابن اور ایک بنت کو چھوڑا -

ام مرگئی اور زوج اور دو اخ کو چھوڑا) تو ایسی صورتین

مبلغ کو بجای تصحیح اول کے اور تصحیح ثالث کو بجای تصحیح ثانی کے ٹھہرا کر

عمل کرین اسیطرح میت رابع و خامس و سادس وغیرہ مین جہانتک ہون

عمل کرین (۹) پھر جب مین عمل کر چکین تو ایک مبلغ آئیگا اس صورت

(الاحسـ۔ـا) کا کھینچکر اوسکے اوپر مبلغ اور اوسکے نیچے زندہ

ورثہ کے نام اور ہر ایک کے سہام جوڑ کر لکھدین۔ بعد اوسکے یہ عبارت لکھین

یعنی جنکے مرنیکا ذکر اوپر نہ ہوا ہو ۱۲

(البعد تقدیم ما یتقدم علی الارث ورفع موانعہ ترکہ فلان اتنے سہام پر منقسم

یعنی بعد ادا کرنے اوس چیز کے جو ارث پر مقدم ہے اور نہ ہونے موانع ارث کے ۱۲

ہوکر از انجملہ اتنے سہام فلان کو اور اتنے فلان کو الخ پہونچے واللہ اعلم بالصواب)

فصل ۳ بیان مین طریقہ تقسیم ترکات کے ورثہ وغیرہ کا

(۱) اگر اس بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ ہر فریق یا ہر ایک شخص کا حصہ

ترکے سے کتنا ہوتا ہی۔ تو جتنا ہر فریق یا ہر ایک شخص کو تصحیح سے ملا ہی اوسکو

کل ترکے مین صورت تباین اور وفق ترکے مین صورت توافق کے ضرب دین

پھر حاصل کو کل تصحیح پر پہلی صورت مین اور وفق تصحیح پر دوسری صورت مین تقسیم کرین

خارج قسمت حصہ اوس فریق یا اوس شخص کا ہوگا جیسے

ترکہ ۷ دینار	تباین	مسئلہ ۵
ام	اب	۳ بنت
۱/۵ ۱ دینار	۲/۵ ۱ دینار	۱/۵ ۴ دینار

(۴) اگر ترکے میں عدد صحیح اور کسر دونوں ہوں تو عدد صحیح کو اوس کسر کے مخرج میں ضرب دیں۔ پھر حاصل کے ساتھہ عدد کسر کو جوڑ لیں۔ اسیطرح تصحیح کو بھی مخرج مذکور میں ضرب دیں۔ پھر اس حاصل اخیر اور حاصل سابق میں باہم نسبت کا لحاظ کر کے بدستور عمل کریں

مسئلہ زوج بالنصف ترکہ ۵ دینار

مسئلہ ... ترکہ ۱۲ ... دینار

[illegible]

مسئلہ ۶ مسئلہ غیرہ ۱۲ — توافق بالثلث — ترکہ ۱۵ دینار — (۴) اکدریہ

ام	اب	بنت
۲½ دینار	۲½ دینار	۷½ دینار

...بات کا دریافت کرنا منظور ہو کہ حصہ ہر غریم کا ترکے سے کتنا ہوتا ہے۔ تو ہر غریم کو بمنزلہ ایک وارث کے اور ہر ایک کے دین کو بمنزلہ سہام وارث کے اور مجموع دیون کو بمنزلہ التصحیح کے سمجھیں اور بدستور عمل کریں

جیسے مسئلہ خالہ مجموع دیون ۱۲ دینار — تباین — ترکہ ۷ دینار

غریم زید	غریم عمرو	غریم بکر
۳ دینار	۴ دینار	۵ دینار
۱ ۹/۱۲	۲ ۴/۱۲	۲ ۱۱/۱۲

مسئلہ خالہ مجموع دیون ۱۲ دینار — توافق بالنصف — ترکہ ۱۰ دینار

غریم زید	غریم عمرو	غریم بکر
۳ دینار	۴ دینار	۵ دینار
۲ ۳/۶	۳ ۲/۶	۴ ۱/۶

فصل تخارج کے بیان میں

جب کوئی وارث اپنے سہام کے بدلے کوئی چیز ترکے سے لیکر صلح کر

[illegible]

(اور اسکو تخارج کہتے ہین) تو تصحیح مسئلے کی بشمول اوسکے کرکے اوسکے سہام کو تصحیح سے طرح دیدین پھر باقی ترکہ کو باقی ورثہ کے سہام پر تقسیم کرین۔ یہی حال کم کا بھی ہو

باب ۹ ذوی الارحام کے بیان مین

(۱) ذوی الارحام بترتیب ذیل چار صنف ہین۔

یعنی وہ قرابت والے جو سوای ذوی الفروض و عصبات کے ہیں جیسا

فرع میت۔ (یعنی اولاد بنات۔ اولاد بنات)

اصل میت۔ (یعنی اجداد فاسدین۔ جدات فاسدات)

فرع اب میت یا ام میت

(یعنی اولادِ خواہران ـ بنات برادران ـ پسرانِ برادرانِ اخیافی)

فرعِ جد یا جدہ میت ـ (یعنی عمات ـ اعمامِ اخیافی

بنات اعمام ـ اخوال ـ خالات ـ اولادِ اس صنف کی)

(۴) اسی ترتیب سے ہر ایک صنف میراث پاتے ہین

پہلی صنف کا بیان

(۱) اگر سب درجے مین برابر نہوں تو اقرب اولی ہوگا جیسے

مسئلہ
بنت البنت ـ ابن بنت الابن

(۲) ورنہ اگر بعض ولد وارث ہون

اور بعض ولد ذوی الارحام تو ولد وارث اولی ہوگا جیسے

مسئلہ
ابن بنت بنت ـ بنت بنت ابن

(۳) ورنہ خواہ سب

... یوسف رح کا قول اختیار کیا ہے اسلیے کہ انکے قول پر فتوی دینا بہت آسان ہے

والد وارث ہوں یا سب لذوی الارحام دونوں صورتوں میں

اگر اونکے اصول نکے کسی بطن میں اختلاف مذکورت و انوثت

نہو تو اونھیں فروع موجودین پر باعتبار اونکے صفات کے تقسیم

کریں (یعنی اگر ان فروع موجودین میں اختلاف مذکورت و انوثت

نہو تو سب کو برابر دیں جیسے مسئلہ

مسئلہ	ابن بنت ابن	بنت بنت ابن

ورنہ للذکر مثل حظ الانثیین جیسے

مسئلہ	ابن بنت — بنت بنت
مسئلہ	بنت ابن — ابن بنت

(۴) ورنہ اونکے اصول کے

جس بطن میں اختلاف ہو اوس بطن پر للذکر مثل حظ الانثیین

تقسیم کرکے ہر ایک کے سہام اوسکے فروع موجودین کو دیں

(۵) اگر اصول کے کئی بطنون مین اختلاف ہو تو اوّلاً اعلیٰ خلاف پر (یعنی اوس بطن پر جو بطون مختلفہ مین سب سے اوپر ہو) للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرین - پھر ہر ایک طائفہ ذکور و اناث کو اوسکے نیچے ایک ایک خط عرضی کھینچ کے الگ الگ کر کے ہر ایک طائفے کے سہام کو جمع کر کے خط مذکور کے نیچے رکھدین - پھر ہر ایک طائفے کے نیچے کے بطنون میں لحاظ کرین کہ اب اونمین اعلیٰ خلاف کون ہی جو اون مین اعلیٰ خلاف ہو اوس پر بھی اوس طائفے کے سہام کو بطریق مذکور تقسیم کرین - پھر باقی عمل بدستور کرین - اسیطرح جہانتک اصول کے بطنون مین اختلاف پاوین عمل کرتے جاوین - پھر جب اصول کے سارے بطون مختلفہ مین عمل کر چکین - تو اگر آخر بطن مین بھی اختلاف ہو تو اوس مین بھی یہی عمل کرین - پھر سہام ذکور ذکور کے فروع موجودین کو اور سہام اناث اناث کے فروع موجودین کو دین جیسے

۴۳

مسئلہ ۱۵ تصحیح ۶۰

بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن
بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
بنت	بنت	بنت	بنت	ست	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن
بنت	بنت	بنت	ابن	ابن	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بت	بنت
بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	ابن	بنت
بنت	ابن	بنت	ابن	بنت	بنت	ابن	بنت	بنت	بنت	بنت	بنت
سلیمہ	رحیم	نعیمہ	کریم	عظیمہ	حبیبہ	سلیم	سعید	حمید	رحیمہ	کریمہ	حلیمہ
۱	۲	۳	۴	۲	۹	۶	۳	۹	۱/۴	۲/۸	۳/۱۲

تقسیم کیا ہے اور چونکہ ایک بطن میں ۲ بنت اور ۳
ابن ہیں اور ۱۲ ابن بنت کے برابر ہے ۱۲ بنت
ابن پس سب ملا کر ۱۲ ہوئے ۔ لہذا سہام
پس بطن سوم (یعنی ۳) بھی سہام اناث (یعنی ۵) کو بطریق مذکور
اعلی خلاف پایا اسلئے بطن دوم میں اختلاف نہیں ہے
تمام کیا اب اون میں اعلی خلاف کون ہے بطن سوم
بطن اول کے طائفۂ اناث کے حصہ کو بطون میں
بنت اور ابن کا فرع موجود (یعنی ۳) کو دیدیا
لہذا سہام ابن اور اسکی فرع موجود (یعنی ۲) کو دیا ہے
پھر چونکہ اب دو ذکر ایک مقابل میں ایک ہی اختلاف ہے
ایک بنت ۔ ۲ بنت اور ابن کو دیا اور اسکی فرع
پھر نیز سہام اناث (یعنی ۳) کو بطون میں
(یعنی پہلے بطن کے چہارم) میں اختلاف نہیں ہے
بنت اور ایک ابن پر منتہی ہے اعلی خلاف پایا
ابن اور دو بطن سوم کو دیا ایک
سوم کا اعلی خلاف

[illegible]

بطریق مذکور تقسیم کیا
سہام ذکور (یعنی ۱۲) کو
۹ دو بنت کو اور ۹ ایک ابن کو دیا باقی عمل
پھر چونکہ ایک ۔ اور چونکہ اب سلسلہ ابن میں کہیں
اختلاف نہیں ہے بسبب انقطاع نسب منتہی ہیں
لہذا اسکے سہام (یعنی ۹) اور اسکی فرع موجود
(یعنی ۹) کو دیدیا ۔ اور چونکہ طائفۂ اناث
اسکے بطن ششم میں بھی اختلاف ہے اور ایک ابن
دو بنت پر منتہی ہے لہذا اسکے بھی سہام
(یعنی ۹) کو بطریق مذکور تقسیم کیا ۲ ابن (یعنی
سہم) کو اور ۳ بنت (یعنی سہم) کو دیدیا ۔ پھر
بطن سوم کے طائفۂ اناث کے حصہ کو بطون میں

[illegible]

٤٥

ف ۱۲ یہ بیان مختصر طریقۂ تقسیم کا امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے ۔ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس مسئلہ میں ہر فرع موجود پر للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوگی ۱۵ ۔ اسی مسئلہ میں کہ ایک ایک ہر ایک بنت کو اور دو دو ہر ایک ابن کو دیا جائیگا ۱۲

(۶) جس صورت مین کہ اصول کے کسی بطن مین اختلاف ذکورت وانوثت ہو۔ اگر اوسی صورت مین کسی اصل کے عدد فروع بھی متعدد ہون تو اعلیٰ خلاف پر تقسیم کرتے وقت اوس اصل کو حسب تعدد عدد فروع کے متعدد (جس کے عدد فروع متعدد ہوں ۱۲) تقسیم کرین۔ پھر ہر ایک اصل کے سہام اوسکے فروع کو دین جیسے (موجود ہیں ۱۲)

مثلہ مسئلہ

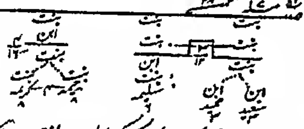

(۷) جس صورتمین کہ اصول کے کسی بطن مین اختلاف مذکور ہو اگر اوسی صورتمین کسی اصل کے جہات فروع بھی متعدد ہون

تو اعلیٰ خلاف پر تقسیم کرتے وقت اوس اصل کو حسب تعدد جہات فروع کے متعدد مانکر تقسیم کریں - پھر ہر ایک اصل کے سہام اوسکے فروع کو دین

جیسے مسئلہ ۲۹ تصحیح

- بنت بنت بنت — ابن — بکر — ۳/۱۲
- بنت بنت ب
- بنت ابن — ۴/۱۶
- بنت — صالحہ — حامدہ — ۱۱/۱۱

دوسری صنف کا بیان

(۱) اگر سب درجے میں برابر ہوون تو اقرب اولیٰ ہوگا جیسے

مسئلہ

- ام
- اب

مسئلہ

- ام
- ام ام

مسئلہ

- اب
- ام اب
- اب

مسئلہ

- ام
- اب ام
- ام
- ام

(۲) ورنہ اگر سب ایک جانب کے نہ ہوں تو فریق اب کو ثلثین
یعنی جواب کی جانب کا ہو
یعنی اگر سب ایک سند سے نہ ہوں تو آزاد ہو

دین اور فریق ام کو ثلث جیسے مسئلہ
یعنی جو ام کی جانب کا ہو

مسئلہ	
اب اب ام اب ام	ام اب ابن ام

(پھر اگر کسی فریق کے اشخاص میں تعدد ہو تو اوس فریق کا حصہ
کے حصے کو اون اشخاص پر باعتبار اون کے صفات کے تقسیم کریں)

(۳) ورنہ اگر اونکے اصول کے کسی بطن میں اختلاف بذکورت و انوثت ہو
تو اونھیں فروع موجودین پر لالذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کریں جیسے

مسئلہ	
ابن بنت اب	بنت ابن ام

(۴) ورنہ اون کے اصول کے جس بطن میں اختلاف
ہو اوس بطن پر لالذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کرکے ہر ایک
کے سہام اوس کے فروع موجودین کو دین

مسئلہ (۵) اگر اصول کے کئی بطنوں میں اختلاف ہو۔ تو اول اعلیٰ خلاف پر بطریق مذکور تقسیم کریں پھر حسب طریقۂ مذکورۂ صنف اول عمل کریں جیسے

مسئلہ ۳۵

اب	اب	اب	اب
ام	اب	اب	اب
۱/۵		۶/۳۰	
اب	ام/۴	اب	اب
ام	اب	ام/۸	اب/۱۴
ام	ام	اب	ام
ام/۵	ام/۴	ام/۸	اب/۱۴
سلمیٰ	نعیمہ	رحیمہ	[illegible]

تیسری صنف کا بیان

یعنی اولاد دو اخیاف و دختران برادران و پسران برادران اخیافی ۱۲

(۱) اگر سب درجے میں برابر نہوں تو اقرب اولی ہوگا جیسے

(۲) ورنہ اگر بعض ولد عصبہ ہوں اور بعض ولد ذوی الارحام تو ولد عصبہ اولی ہوگا جیسے مسئلہ

(۳) ورنہ خواہ سب ولد وارث ہوں یا سب ولد ذوی الارحام دونوں

یعنی اگر بعض ولد عصبہ اور بعض ولد ذوی الارحام نہوں تو خواہ ۱۲

صورتوں میں امام ابو یوسف کے اصول (یعنی برادران و خواہران) پر تقسیم کرکے

ہر ایک کے سہام اوس کے فروع موجودین کو دین جیسے

(۴) جس صورت میں کہ سب ولد وارث یا سب ولد

ذوی الارحام ہوں۔ اگر اوسی صورت مین کسی اصل کے عدد فروع
یا جہات فروع بھی متعدد ہوں تو اصول پر تقسیم کرتے وقت
اوس اصل کو حسب تعدد فروع یا جہات فروع کے متعدد مان کر تقسیم کرین
جیسے مسئلہ

اخ لاب — اخت لاب — اخت لاب وام — اخت لام
ابن بنت — ابن — بنت — ابن — خالہ

چوتھی صنف کا بیان

(۱) اگر سب ایک جانب کے نہ ہوں تو فریق اب کو ثلثین دین اور فریق
ام کو ثلث دین جیسے مسئلہ
(یہ عمہ ہر ایک فریق ہین اگر کوئی قرابت
مین اقوی ہو تو اوسی کو حصہ اوس فریق کا دین (۲) ورنہ جو قرابت مین

۵۱

اقوی ہوا اولی ہوگا جیسے مسئلہ

مسئلہ مسئلہ

مسئلہ (پھر اگر اس اقوی مین تعدد ہو تو حصہ اوس کا اوسکے اشخاص پر باعتبار اولاد کے صفات کے تقسیم کرین)

چوتھی صنف کی اولاد کا بیان

(۱) اگر سب درجے مین برابر نہ ہون تو اقرب اولی ہوگا جیسے

مسئلہ مسئلہ مسئلہ

مسئلہ (۲) ورنہ اگر سب ایک جانب کے نہ ہون تو فریق اب کو ثلثین دین اور فریق ام کو ثلث جیسے

مسئلہ مسئلہ

(۳) ورنہ جو قرابت مین اقوی ہوا اولی ہوگا (۴) پھر فریق

اب مین اگر اس اقوی مین کوئی ولد عصبہ ہوا اولی

ہوگا (پھر اگر کسی فریق کے اشخاص مین تعدد ہو تو

حصہ اوس فریق کا اون اشخاص پر باعتبار اونکے صفات کے تقسیم کرین)

فصل خنثی کے بیان مین

(۱) خنثی اوسے کہتے ہین جو علامت ذکورت و انوثت دونون رکھتا ہو

یا دونون مین سے ایک بھی نہ رکھتا ہو پس اگر کوئی جانب غالب نہ ہو تو اوسے

مشکل کہتے ہین ورنہ غیر مشکل (۲) خنثای مشکل کو مرد ٹھیراوین اگر

اوسے مرد ٹھیرانے سے کچھ نہ ملے یا کم ملے۔ اور عورت ٹھیراوین

جب عورت ٹھیرانے سے کچہ نہ ملے یا کم ملے (۴) خنثای غیر مشکل کو مرد ٹھیرا دین اگر جانب قسمت کو غالب ہو۔ اور عورت ٹھیرا دین اگر جانب ثانی غالب ہو

فصل حمل کے بیان مین

(۱) حمل کے لیے ایک مرد کا حصہ رکہہ چھوڑین اگر اوسے مرد ٹھیرانے سے زیادہ ملے۔ اور ایک عورت کا حصہ رکہہ چھوڑین اگر عورت ٹھیرانے سے زیادہ ملے۔ اور دونون صورتون مین ورثہ سے ایک شخص اس بات کا کفیل لے لیا جاوے کہ اگر حمل ایک سے زیادہ پیدا ہو تو جسقدر استحقاق اوس کا زیادہ ہو ورثہ سے واپس کرا دیو (۲) اکثر مدت حمل کی دو برس ہی اور کمتر مدت چھہ مہینے (۳) پس اگر حمل میت سے ہو

اور اگر مدت یا اوس سے کم پر پیدا ہوا اور پیدا ہونے سے

پہلے اوس کی ماں نے انقضائی عدت کا اقرار نہ کیا ہو تو مردے

یعنی میت کی زوجہ ۱۲

اوس میت سے میراث ملے گی اور اوروں کو باعتبار اس قرابت

کے اوس سے میراث ملے گی ورنہ نہیں ۔ اور اگر حمل غیر میت سے ہو اور اقل

یعنی حمل سے بعد اوسکے مرنے کے ۱۲

مدت یا اوس سے کم پر پیدا ہو تو اوس میت سے میراث پائیگا ۔

اور اور لوگ باعتبار اس قرابت کے اوس سے پاینگے ورنہ نہیں

(۴) اگر حمل پیدا ہونے میں مر گیا ۔ تو اگر سیدھا پیدا ہوا تھا اور

سینہ نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا ۔ ورنہ نہیں ۔ اور جو

اولٹا پیدا ہوا تھا اور ناف نکلنے تک زندہ تھا تو وارث ہوگا

یعنی پہلے پاؤں نکلے تھے پھر باقی دھڑ ۱۲

۵۵

تمت

ورثہ دیوین (۵) جب حمل پیدا ہو تو اگر حصے کا مستحق ہو جاوے جسکے
لیے رکھ چھوڑ گیا تھا فبہا ورنہ بقدر اوسکے استحقاق کے دیوین
اور باقی کو ورثہ پر بقدر اونکے حصہ رسد کے تقسیم کرین

قد فرغت من تسویدہ فی اوائل شہر رمضان ۱۲۹۲ اثنین وتسعین بعد الالف
ومائتین من ہجرۃ رسول الثقلین علیہ وعلی آلہ صلوات رب المشرقین

خاتمۃ الطبع الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین
کہ یہ کتاب علم فرائض مین نہایت مفید خواص وعوام تسہیل الفرائض
نام باہتمام حاجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان
وتربیت یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفےٰ خان تغمدہما اللہ فی بحار الرضوان
مطبع نظامی واقع کانپور اوائل ماہ ذی قعدہ ۱۲۹۲ ہجری میں چھپی فقط

محمد روشن خان
محمد عبد الرحمن خان

قطعات تاریخ سن ختام طبع مولوی محمد عبدالصمد صاحب متخلص بہ صمد وکیل عدالت دیوانی غازیپور تلمیذ رشید جناب افصح الفصحا مولوی محمد عبدالعلیم صاحب متخلص بہ آسی سکندرپوری سلمہما اللہ الباری

نوشت چه خوش رسالهٔ حافظ — الله الله کمال تصنیف
گفتیم صد زبان باری — حل الختم سال تصنیف ۱۲۹۲ھ

ایضاً

بخت گرامی سید اشاعت — چه زیبا شگفتم رسالهٔ زحافظ
صد بهر تاریخ و تصنیف طبعش — بدیه گفتم رسالهٔ زحافظ ۱۲۹۲ھ

ایضاً

حمد اس رسالے میں توریث کے — دکھایا مصنف نے کیا زور طبع
نہ کیوں سال تصنیف و طبع ایک ہو — ہے تاریخ تصنیف تاریخ طبع ۱۲۹۲

قطعہ تاریخ سن ختام طبع مولوی محمد عبدالاحد صاحب متخلص بہ شمشاد لکھنوی
مدرس دوم عربی کلاس مدرسہ چشمہ رحمت غازیپور

ذی جوہر و باکمال و عالم — عبد الصمد باسم و پاک سیرت
ہم حافظ و ہم محدث آمد — محسود زمانہ ہم بجرأت
تالیف نمود در رسالہ اتقن — یک نامہ منتخب عبارت
چون نامہ بشنید عزیز دلھا — از حسن بیان و با فصاحت

فکری کردم برائے تاریخ شمشاد بگو شگفتہ باد	ہاتف گفت رسال ہجرت محبوب حدیقۂ وراثت

قطعۂ تاریخ از سید محمد نقی صاحب متخلص بہ کوکب خلف الصدق جناب
سید محمد حسین صاحب پولیس انسپکٹر ضلع غازی پور

ہوئی فرمایشِ احباب پیہم
تو مولانا نے لکھا یہ رسالہ

کتاب ارہ وہین کی ہے خوب تحریر
فرائض کر دئے ہین جملہ یکجا

نہ مشکل ہے نہ دقت ہے نہ محنت
ہے کامل اک نظر جسنے کہ دیکھا

خصوصاً صاحبانِ امتحان کو
تو یہ فرمان غیبی ہاتھ آیا

اسے جو یاد کر لیگا بلا شک
فرائض مین وہ پہلے پاس ہوگا

ہوئی کوکب کو فکر عیسوی سال
تو ہاتف نے وہین یہ قطعہ بھیجا

[illegible]

یہ اہلِ امتحان کو رات دن کیوں
عبث ہے فکر تحصیل فرائض

سنیں وہ مژدۂ جاں بخش مجھ سے
نہیں ہے جس کو تکمیل فرائض

کہ بہرِ امتحان اک جلد لیکر
سبق لے ہر ایک تسہیل فرائض

۱۸۹۵ء

فقط

العبد
محمد [illegible]